نمایاں حد تک کچھ خصائص اور شرائط کا پابند بناتے ہیں۔

زرعی اراضی کی تحدید ملکیت کا مسئلہ مختلف ریاستوں میں نوعیت کے اعتبار سے متفاوت ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ ذرائع ملکیت یکساں حکم نہیں رکھتے اور نہ ہی ایک علاقے کا عمومی مفاد دوسرے علاقے کی اجتماعی مصلحتوں سے یقیناً مشابہت رکھتا ہے۔ معروضی اعتبار سے بھی یہ مسئلہ کافی تفصیل طلب ہے لیکن فی الوقت جملہ تفصیل ہمارا موضوع نہیں، لہٰذا ہم محض تحدید ملکیت کو جواز فراہم کرنے والے ان قوانین کا ذکر کریں گے جو کسی بھی ریاست کے لیے مخصوص حالات اور شرعی مقاصد میں مذکورہ اقدام کی وجہ جواز بن سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ قوانین ذاتی حقوق ملکیت میں ریاست کی مداخلت اور استحقاق کو ثابت کرتے ہیں۔ غالباً انھی خاص اصولوں کے سبب یہ مسئلہ از قبیل اجتہاد دکھائی دیتا ہے اور تحدید ملکیت کے بارے میں خلفاے راشدین اور دیگر اسلامی حکمرانوں کا تعامل دیکھ کر واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی اسلامی حکومت میں مصلحت عامہ کے تحت یہ موضوع **اولی الامر** کے لیے محل اجتہاد ہے۔

۱۔ **الحجر - ذاتی ملکیت میں تصرف سے ممانعت:** مذاہب اربعہ کے فقہا اس بات پر تقریباً متفق نظر آتے ہیں کہ کسی بھی شخص پر ضیاع مال، لغویات میں انہماک، اسراف و تبذیر، لہو و لعب اور مکروہ و حرام امور میں مبتلا ہو جانے کے سبب ریاست ایسی پابندی عائد کر سکتی ہے جو اس شخص کے لیے ذاتی املاک میں کسی بھی تصرف کو ممنوع قرار دے دے۔(۱)

۲۔ **زائد اموال میں ریاست کی مداخلت:** اس قاعدے کی بنیاد اگرچہ قرآن پاک میں محض ترغیب کے پہلو سے ذکر ہوئی ہے(۲) مگر خلفاے راشدین میں سے حضرت عمرؓ(۳) اور حضرت عثمان غنیؓ(۴) سے یہ ثابت ہے کہ وہ دونوں بطور حاکم لوگوں سے عند الضرورت اس کا مطالبہ کرتے رہے۔ حضرت عثمانؓ نے کئی سابقہ عطیات واپس لے لیے۔(۵) بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اسی سنت پر عمل کیا اور کئی جاگیریں قومی تحویل میں لے لیں۔(۶) عملی اقدام کے علاوہ حضرت عمرؓ نے اس نظریے کا اظہار ایک سے زائد مرتبہ کیا(۷)۔

۳۔ **التسعیر - لوگوں کی قابل فروخت مملوکہ اشیا کی جبراً قیمت مقرر کرنا:** عمومی اصول کے مطابق انسان مملوکہ اشیا کی اپنی مرضی کے مطابق خرید و فروخت کر سکتا ہے اور ان کی قیمت مقرر کرنے کا اسے اختیار حاصل ہے مگر مخصوص حالات میں ریاست عام افراد سے ان کی یہ آزادی سلب کرنے کا حق رکھتی ہے اور اپنی مرضی سے قیمتوں کا تقرر کر سکتی ہے جو عام لوگوں کی قوت خرید کے عین موافق ہو۔ اس قانون کی عملی تفاصیل میں اگرچہ اختلاف کی گنجایش موجود ہے مگر اسلامی شرع میں اس اصول کی اہمیت اور حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے۔(۸)

اسلامی ریاست عام مسلمانوں کے اجتماعی مفاد اور عمومی مصلحت کا تحفظ چونکہ بجز ایسے قوانین کے نہیں

کر سکتی لہٰذا ان کا نفاذ حسب حاجت ضروری قرار پاتا ہے(۹)۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلامی ریاست مصلحت اجتماعی اور فائدہ عامہ کی خاطر لوگوں کی کچھ اشیا جبراً خرید سکتی ہے(۱۰)۔

۴۔ **صدقات واجبہ کے علاوہ ریاستی محصولات:** محصولات شرعیہ کا معاملہ بہت واضح ہے مگر شریعت اسلامیہ میں اسلامی ریاست کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ بنیادی حکومتی فرائض اور کفالت عامہ کے قیام کے لیے لوگوں پر مزید محصول عائد کرے(۱۱)۔

۵۔ **عقوبات مالیہ:** بنیادی طور پر اسلامی ریاست میں سزاؤں کا مقصد انفرادی و اجتماعی مفادات کا تحفظ اور انھیں فساد و مضرت سے بچانا ہوتا ہے لیکن مالی سزاؤں اور جرمانوں میں انفرادی ملکیتوں کے اندر ریاستی مداخلت کا تصور بھی پایا جاتا ہے(۱۲)۔ اس باب کا اتنا ہی حصہ ہمارے موضوع سے متعلق ہے کہ سزا کے طور پر لوگوں کے اموال کی تلفی (بلامعاوضہ) اور ضبطی بھی اس میں شامل ہیں(۱۳)۔

مندرجہ بالا قوانین پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عمومی طور پر ریاست افراد کی ملکیتوں پر اجتماعی مصالح اور مفاد کی خاطر حق تصرف رکھتی ہے۔ زرعی زمینوں کا معاملہ بھی ان سے جدا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ بھی منجملہ انھی ملکیتوں کے ہے بالخصوص ایسی زرعی زمینیں جن کی ملکیت شبہ اور شک سے خالی نہ ہو ان پر تو اسلامی حکومت بالاولیٰ تحدیدی اقدامات کر سکتی ہے جب کہ وہ غیر مشتبہ اور صافی تملیکات میں بھی اپنا حق تصرف رکھتی ہو جیسا کہ سطور بالا سے واضح ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ مشہور و معروف معاصر علما کرام اور اسلامی مفکرین نے بھی تحدید اراضی کے جواز کا فتویٰ دیا ہے(۱۴)۔

(عبدالحق ہاشمی، توثیق مولانا عبدالحق بلوچ)

حوالے

۱۔ الفقہ علی المذاھب الاربعہ للجزیری ج ۲، ص ۴۷۸۔ ۴۸۳۔

۲۔ کفایہ شرح ہدایہ۔ کتاب الحجر، نیز دیکھیے المبسوط للسرخسی ج ۲۴، ص ۱۵۵

۳۔ تاریخ طبری دیکھیے حوادث ۲۳، ص ۲۷۷۴ نیز دیکھیے المحلی لابن حزم الاندلسی ج ۶، ص ۱۵۸

۴۔ تاریخ طبری حوادث ۳۴، ص ۹۔۲۹۴۸

۵۔ ایضاً

۶۔ دیکھیے خلیفہ الزاہد عمر بن عبدالعزیز، ص ۹۹، عبدالعزیز السید۔

۷۔ البدایۃ والنھایہ لابن کثیر ج ۷، ص ۴۶ نیز تاریخ طبری حوادث ۱۶، ص ۲۴۸۷۔ الادب المفرد للبخاری ص ۸۲۔۸۳، طبقات ابن سعد ۳، ص ۳۱۷

۸۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الاشباہ والنظائر لابن نجیم ص ۱۲۱۔۱۲۹، الحسبہ فی الاسلام لابن تیمیہ 'باب السعیر

نیز الهدایه باب الکراهیه

۹۔ الاحکام فی اصول الاحکام الامدی ج ۱، ص ۱۵۸۔ السیاسیه الشرعیه لابن تیمیه ص ۱۳۷۔ القرطبی احکام القرآن ج ۲، ص ۸۵

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الحسبه فی الاسلام لابن تیمیه ص ۱۹۔ ۲۳۔ ۳۷۔ مزید دیکھیے الطرق الحکمیه لابن قیم، ص ۲۲۳۔ ۲۲۴

۱۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الاعتصام للشاطبی، ج ۲، ص ۲۹۵ تا آخر بحث۔ المبسوط للسرخسی ج ۱۰، ص ۲۰ نیز دیکھیے المحلی لابن حزم ج ۶، ص ۱۵۶۔ اور المستصفی للغزالی ج ۱، ص ۳۰۳۔ ۳۰۴ الاحکام السلطانیه للماوردی باب احکام الحسبه الاحکام السلطانیه لابی یعلی الموصلی ص ۲۷۳۔ ۲۷۴

۱۲۔ نیل الاوطار للشوکانی ج ۴، ص ۱۸۱۔ فتاویٰ بزازیه ۲، ص ۴۵۷۔ التعزیر فی الشرعیه الاسلامیه ص ۲۲۳۔ ۲۲۴ لدکتور عبدالعزیز عامر۔ تفصیل کے لیے دیکھیے التشریع الجنائی فی الاسلام عبدالقادر عوده شهید، عقوبه المرتد نیز کتاب الاموال لابی عبیده، ص ۲۷۶

۱۳۔ المرجع السابق، نیز فتوح البلدان للبلاذری ص ۳۷۷۔ سیرت ابن ہشام ج ۲، ص ۴۲، ج ۳، ص ۳۶۔ الحسبه لابن تیمیه ص ۴۱ ومابعده

۱۴۔ تفصیلاً دیکھیے الاموال ونظریه العقد فی الفقه الاسلامی لدکتور یوسف موسیٰ ص ۱۹۹۔ مسئلہ ملکیت زمین، سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ الاشتراکیه فی الاسلام ص ۱۲۹ دکتور مصطفیٰ السباعی۔ اسلام کا نظریہ ملکیت، ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ج ۲، ص ۲۴۵ تا آخر بحث۔ نیز دیکھیے موقف الاخوان من تحدید الملکیه، حسن الهضیبی مرشد العام الاسبق للاخوان۔

سالانہ خریداروں سے درخواست ہے کہ اگر ان کو پرچہ ۱۰ تاریخ تک بھی نہ ملے تو ازراہ کرم دفتر کو مطلع کر دیں تاکہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔

ہم اس تعاون پر ممنون ہوں گے۔

کراچی کے خریدار بک ڈسٹری بیوٹرز (فون ۷۷۸۷۱۳۷) پر خریداری نمبر کے ساتھ نوٹ کروا دیں۔

مینیجر

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "یارسول اللہ! مجھے مختصر نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: ۱۔ جب تم نماز پڑھو تو ایسی نماز پڑھو جیسے یہ تمھاری آخری نماز ہو۔ ۲۔ ایسی بات نہ کرو جس سے کل کے دن معذرت کرنا پڑے۔ ۳۔ ان چیزوں کی آس میں مت رہو جو لوگوں کے پاس ہیں۔
(ابن ماجہ) بحوالہ مجموعہ الاحادیث الصحیحہ

تعلیم و تعلّم کے میدان میں

علم و آگہی کا علمبردار

ماہنامہ **افکار معلم** لاہور

ہر شمارہ معلومات کا خزینہ

فکر انگیز مضامین سے مزین

احیائے اسلام کا نقیب

قیمت عام شمارہ:- 12/- روپے　　سالانہ چندہ:- 120/- روپے

"تنظیم منزل" ۳۔ بہاول شیر روڈ، مزنگ، لاہور۔ ۵۴۰۰۰

عطیہ اشتہار